

قرآن، جس نے مجھے گفتگو کا سلیقہ سکھایا

میری سخت کلامی مشہور تھی، لوگ مجھے زبان دراز کہا کرتے تھے، میرے سخت و سست جملوں کے باعث لوگ مجھ سے متنفر ہونے لگے تھے، دوست دشمن بن گئے، اپنے بیگانے ہو گئے، خیر خواہ بد خواہی پر اتر آئے، دیکھتے ہی دیکھتے سارے دوستوں نے ساتھ چھوڑ دیا، احباب کی فہرست میں کوئی مخلص باقی نہیں رہا، اور رہتا بھی کیسے؟ میری تلخ نوائی کسی کو معاف کرنا نہیں جانتی تھی، مجھے اپنی غلطیوں کا شدید احساس تھا، لیکن میں اپنی عادت سے مجبور تھا، ایک دن نماز ظہر کے لیے مسجد پہنچا، جماعت کے لیے دس منٹ باقی تھے، قرآن لے کر بیٹھ گیا، کھولا تو سورہ ق پیش نظر تھی، جب آیت مبارکہ: ﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ پر پہنچا تو آگے بڑھنے کی ہمت نہیں ہوئی، شدت خوف سے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا، فرط ندامت سے آنکھیں اشک بار ہو گئیں، اور یہ سوچ کر دل کی دنیا زبر ہو گئی کہ میرے فرشتوں نے میری ساری شرارتیں درج کر لی ہیں، اور قیامت کے دن ایک ایک بات پر مجھ سے باز پرس ہوگی، اور قیامت کے دن وہ تمام لوگ انتقام لینے کو حاضر ہوں گے جن کو میں نے اپنی زبان سے آزار پہنچایا، جن کو سب و شتم کا نشانہ بنایا، جن پر زبان طعن دراز کی، جن کے لیے جارحانہ لب و لہجہ اختیار کیا، اور انہیں دوسروں کے سامنے اپنی ترش روئی اور تلخ کلامی کے ذریعے ذلیل و خوار کیا، افسوس کہ میری زبان درازی نے میرا بیڑا غرق کر دیا، میری تلخ نوائی نے میری آخرت برباد کر دی، کاش میں کوئی بے زبان جانور ہوتا، گونگا انسان ہوتا، پاگل نوجوان ہوتا، تو شاید ایسی آزمائش سے دوچار نہ ہوتا۔

مذکورہ آیت پر نظر ڈالتا ہوں تو کبھی ماضی کی غلطیاں یاد آجاتی ہیں اور کبھی مستقبل کی رسوائیاں، سوچتا ہوں کاش روز اول ہی سے اسی کتاب لاریب کی محراب ہدایت پہ سر تسلیم خم کیا ہوتا، اس کے حضور زمین انقیاد پر جبین طاعت بچھادی ہوتی، اور اس کی حکیمانہ تعلیمات کے سانچے میں خود کو ڈھال لیا ہوتا تو آج نہ دنیا کی رسوائی ہوتی نہ آخرت کی بربادی، نہ حقوق العباد کی پامالی ہوتی نہ حقوق اللہ کی ادائیگی میں کوتاہی، آیت مبارکہ کی تلاوت کے بعد میرے دل سے ایک صدائے احتجاج بلند ہوئی، اور میرے ضمیر نے مجھ سے کہا کہ تم ماضی تو نہیں بدل سکتے، لیکن مستقبل کے لیے عزم تو کر سکتے ہو، لہذا آج اللہ کے گھر میں بیٹھ کر اسی کی کتاب کو گواہ بنا کر عہد کرو کہ:

۱- اب میں کسی سے بات کروں گا تو میری زبان ﴿وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ کا مظہر ہوگی۔

۲- اب میں زبان کھولوں گا تو میری آواز ﴿وَاعْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ﴾ کی پابند ہوگی۔

۳- اگر مجھے کوئی چھیڑے تو ﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَمًا﴾ کا عملی نمونہ پیش کروں گا۔

۴- اب کسی کا بھی مذاق بنانے کو جی چاہے تو اس آیت کو پیش نظر رکھوں گا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا تَلْبِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِاللِّقَابِ ۗ بَغِيسِ الْأَسْمَاءِ الْقُسُوفِ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۗ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١٠﴾

یعنی اے ایمان والو! مردوں کا کوئی گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے، کوئی بعید نہیں کہ وہ مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں، اور عورتیں عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں، کوئی بعید نہیں کہ وہ مذاق اڑانے والیوں سے بہتر ہوں، تم ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ، نہ ہی ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو، ایمان کے بعد فاسق کہلانا بہت ہی برا ہے، اور جو لوگ توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔

یہ ہے آیت مبارکہ کی تلاوت کے بعد دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والا انقلاب اور اس کے بطن سے پیدا ہونے والے عزائم۔

دعا کریں کہ میرے پروردگار کو مجھ پر ترس آجائے اور میری بے لگام زبان کو پابند بنا دے، اور میری آزاد روی کو شریعت و سنت کے سانچے میں ڈھال دے، اور مجھے ایک ایسی زندگی ارزاں فرمادے جس میں محبتوں کی خوشبو ہو، یادوں کے اجالے ہوں، دعاؤں کے تحفے ہوں، احترام متبادل کی فکر ہو، اور حقوق انسانی کی پاسداری ہو، شاید یہ سب کچھ ممکن ہے اگر تلاوت قرآن کا معمول بنایا جائے اور اس کی آیات میں تدبیر کیا جائے۔

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب

گرہ کشا ہیں نہ رازی نہ صاحب کشاف